إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل لغير الله

الحمد لله والمنة کہ ترجمہ رسالۂ عربی مولوی نور محمد صاحب مسمّٰی بہ

تحقیق الحق مع ضمیمہ متضمّنہ

CENSORED 1995

جواب اشتہار فتوی علماء رامپور وحکیم حسن محمد خان ؛

جسکا ترجمہ جناب مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ بنارس نے کیا

حسب فرمایش مولف

مطبع سعید المطابع واقع بنارس محلہ دار انگرین میں مطبوع ہوا

سنہ ۱۳۰۸ ہجری

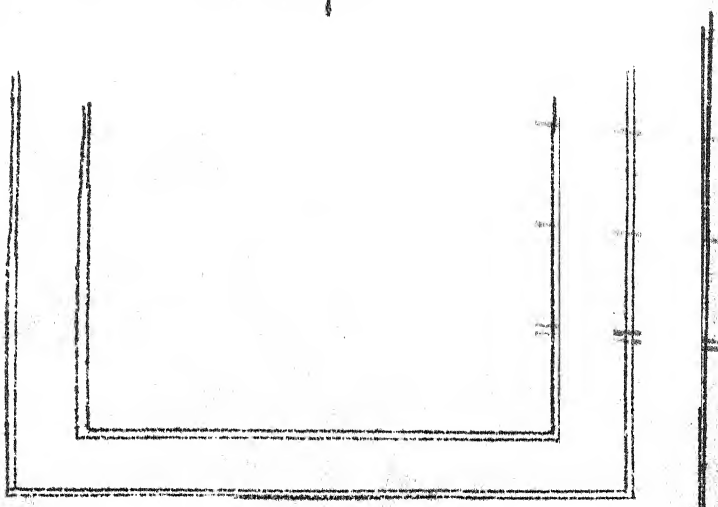

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی ارسل الینا رسولا مبشرا ونذیرا ۔ وداعیا الی التوحید ومحرما ذبیحة الناذر لغیر الله ولو کبر علیها تکبیرا والصلوٰة والسلام علیه وعلی آله واصحابه الذین هم اهل شرک و البدع ندمیرا ۔ اما بعد راجی رحمة ربه المجید محمد سعید البنارسی طالبان تحقیق وراغبان تدقیق کی خدمت مین گذارش کرتا ہے کہ ایک رسالہ حافلہ کافلہ نافعہ خلق الله معلفہ جی فی الله مولوی نور محمد صاحب حال وارد ومن خورد تحقیق معنی وما اهل به لغیر الله میری نظر سے گذرا ماشاء الله مولف نے بہت خوبی سے اس رسالے کو جمع کیا ہے چونکہ رسالہ زبان عربی مین تھا اسلئے عامہ اہل اسلام اس سے منتفع نہین ہوسکتے تھے خاکسار نے حسب فرمایش بعض احباب اسکا اردو مین ترجمہ کیا ترجمہ مین اصل متن کا بہت لحاظ کیا گیا الا ماشاء الله اور نام ترجمہ کا تحقیق الحق رکھا الله تعالی اس سے جملہ مومنین ومومنات کو ہدایت عطا کرے وما ذلک علی الله بعزیز اب اصل رسالے کا ترجمہ شروع کیا جاتا ہے

هذه الرسالة فی تحقیق وما اهل به لغیر الله

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده اما بعد فهذه رسالة فی تحقیق وما اهل به لغیر الله لان الناس مختلفون فی معناه فقال بعضهم ای حیوان اذا ذبح المسلم بالتسمیة فحلال ولو منذورة للعفاریت وغیرها اعاذنا الله و المسلمین من هذا القول ساء ما یحکمون وقد قال الله تعالی فی کتابه المبین وقد فصل لکم ما حرم علیکم وقوله علیه الصلوٰة والسلام ان الحلال بین وان الحرام بین وبینهما المشتبهات فحکم المشتبه ان یجتنب عنه تقاة

جمیع تعریف اوس اللہ کو ہے جو اکیلا ہے۔ درود احمد و دا اور سلام اوس ذات پر جسکے بعد کوئی نبی نہو گا۔ بعد حمد و نعت کے یہ رسالہ تحقیق معنی (وما اهل به لغیر الله) مین ہے کیونکہ لوگ اسکے معنی مین مختلف ہین بعضون نے یہ کہا کہ کسی جانور کو جب مسلمان بسم اللہ کہکر ذبح کرے تو وہ حلال ہے اگرچہ وہ جنون وغیرہ کی نذر نیاز کا ہو اللہ تعالی ہم سب مسلمانونکو اس برے قول سے بچاوے (برا ہے جو یہ حکم لگاتے ہین) اللہ تعالی نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے (اور بیشک مفصل بیان کیا گیا تمھارے لئے جو تم پر حرام کیا گیا ہے) اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (بیشک حلال کھلا ہے اور حرام کھلا ہے درمیان حلال اور حرام کے شبہ چیزین ہین) پس حکم شبہ کا یہ ہے کہ اوس سے بچنا تقوی کی بات ہے

وقال الاصولیون اذا اختلفت الروایتان فی الحلۃ والحرمۃ یحکم بالحرمۃ
ترجیحا لان ترک الحلال والمباح اھون من ان یقع فی الشبھۃ فینبغی للمفتی
ان یفتی علی الاحتیاط فی الحلۃ والحرمۃ ولا عبرۃ لعموم البلوی فی مثل ذلک
المقام فکیف یجوز ذبیحۃ لغیر اللہ او ما ذبح علی النصب تعظیما لھا او بالتسمیۃ
والذبیحۃ علی النواع واجب ونفل ومباح کما فی کتب الفقہ فالذبیحۃ لغیر
اللہ تقربا وتعظیما ولو بالتسمیۃ حرام نجس کما سیجئ بیانہ عن قریب ان شاء
اللہ تعالی وایضا الذبیحۃ علی اربعۃ اقسام ذبیحۃ ذکر اسم اللہ علیہ خاصۃ
حقیقۃ او حکما وذبیحۃ لم یذکر اسم اللہ علیہ لا حقیقۃ ولا حکما وذبیحۃ علی
النصب تعظیما لھا وذبیحۃ منذورۃ لغیر اللہ فھذہ الثلاثۃ الاخیرۃ
حرام قطعا ومستحلھا کافر لاحمالۃ فالدلیل للاول قولہ تعالی وما لکم ان

اصولیون نے کہا ہے کہ جب ایک شئی کی حلت اور حرمت مین روایتین مختلف ہون تو ترجیحا حکم
حرمت کا کیا جاویگا کیونکہ حلال اور مباح کا ترک کرنا زیادہ آسان ہے شبہ مین واقع
ہونے سے پس مفتی کو لائق ہے کہ حلت حرمت مین فتوی احتیاط پر دے اس مقام مین
عموم بلوے کا کچھ اعتبار نہین بھلا کیسے جائز ہو سکتا ہے ذبیحہ بنام غیر اللہ یا وہ جانور
جو تھانون پر تعظیما ذبح کیا جاوے اگرچہ بسم اللہ کہا ہو ذبیحہ کی چند قسمین ہین واجب
نفل مباح جیسا کہ کتب فقہ مین مذکور ہے پس وہ جانور جو غیر اللہ کی تعظیم وتقرب کے لئے
ذبح کیا جاوے حرام نجس ہے اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو جیسا کہ اسکا بیان عنقریب
انشاء اللہ آویگا اور نیز ذبیحہ کی چار قسمین ہین اول وہ جسپر نام اللہ کا خاصکر حقیقۃً یا حکماً
لیا جاوے دوم جسپر نام اللہ کا حقیقۃً یا حکماً لیا جاوے سوم تھانون پر بہبت اونکی تعظیم ذبح کیا جاوے
چہارم وہ جانور جسا سوا اللہ کے نذر رکھا جاوے یہ پچھلی تین قسمین قطعی حرام ہین حلال جاننے والا اوکا فر ہو
کافر ہے قسم پہلی کی حلت پر یہ دلیل ہے اللہ تعالی نے فرمایا کیا ہوا تمکو جو

لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ای عند ذبحہ لرفعہ تنجیس الموت ایاہ المانع من الاکل ولا تحتاجون الی معرفۃ ھذا السر بل یکفیکم اقتداء من عرفتم ھدایتہ بظھور الایات ان کنتم بایاتہ مؤمنین ومالکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ کرر تاکید ای ای شیء عرض لکم من قطع او ظن من تعلیلھم الحل بقتل اللہ فصار دلیلا لہ ھذہ الایۃ والدلیل للثانیۃ قولہ تعالی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ ای خالصۃ عند ذبح تحقیقا او تقدیرا کما لو من المتعمد خلاف الناسی والناذر لغیر اللہ وان سمی علیہ فکانہ لم یسم علیہ لانہ ذبح لاجل المخلوق تعظیما لہ او تقربا الیہ وانہ ای وان لم یظھر اثمہ عند کم لفسق ای الخروج عن الحسن الی القبیح بتناول ما تنجس بالموت بلا مانع عن تاثیرہ والدلیل للثالثۃ قولہ تعالی وما ذبح علی

(یہ عبارت تنجیس نہ بصیر الرحمان کی ہے جو مصر میں طبع ہوئی ۱۲)

نہیں کھاتے اوسکو جسپر نام اللہ کا ذکر کیا گیا ہے) یعنی اوسکے ذبح کیوقت۔ بباعث دور ہوجانے نجاست موت کے جو مانع کھانیکے تھی۔ اور اس بھید کے معلوم کر لینے کے تم محتاج نہیں ہو بلکہ تمکو تو پیروی اوسکی کفایت کرتی ہے جسکی ہدایت کو تمنے ظاہر ہونے آیات سے پہچانا ہے (اگر تم ہو اوسکی آیات پر ایمان رکھتے اور کیا ہوا ہے تمکو یہ کہ نہیں کھاتے ہو اوسکو جسپر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہے) اس آیت کو بجہت تاکید کر فرمایا یعنی کیا تمکو پیش آگیا ہے یقین یا گمان بباعث علت اسکے کہ حلال وہ جسکو اللہ نے مارا۔ پس یہ تو دلیل حلت قسم اول کی ٹھیری۔ اور دلیل حرمت قسم ثانی کی یہ قول اللہ تعالی کا ہے (مت کھاؤ اوسکو جسپر اللہ کا نام نہیں ذکر کیا گیا۔) یعنی خالصاً وقت حلال کرنیکے نام اللہ کا تحقیقاً لیا جاوے یا تقدیراً مثل مومن جان بوجھکر بسم اللہ چھوڑنیوالے کی نجاہ اسکے جو بھول گیا اور نہ رہانے والا ماسوا اللہ کے اگرچہ اوس نے بسم اللہ کہا گویا کہ اوس نے نام اللہ کا لیا ہی نہیں اسلئے کہ اوسنے مخلوق کی تعظیم اور تقرب کے لئے اوسکو ذبح کیا اور بیشک وہ وجہ اگرچہ گناہ اوسکا تمہارے نزدیک نہیں ظاہر ہوتا البتہ فسق کی بات ہے یعنی اچھے پن سے

النصب - وان لم یسمع فیہ اھلال لغیر اللہ وزعم صاحبہ انہ ذبحہ باسم اللہ
وتعریف النصب فی وما علینا الا البلاغ والدلیل الرابعۃ قولہ تعالی
حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر الخ وما اھل بہ
لغیر اللہ - فیہ ابحاث کثیرۃ یطول شرحہا فاعلم ان الاھلال لغۃ رفع
الصوت مطلقا ثم اطلق بہ عند رؤیۃ الھلال وعند الاحرام وبکاء
الصبی عند الولادۃ ثم استعمل فی تعیین الحیوان للہ عزوجل او لغیرہ
تعالی نذرا او تقربا او تعظیما فاذا تعین الحیوان للہ تعالی یقال اھل بہ للہ
واذا تعین لغیر اللہ یقال اھل بہ لغیر اللہ او لغیر اللہ بہ فاذا کان
للہ وجب ایفاؤہ واذا کان لغیر اللہ وجب فسخہ لان النذر والتقرب

(نام کتاب عربی مع مختصر جواب دوازدہ سوال در بارہ تعزیہ وغیرہ - ۱۲)

اگرچہ پکارا غیر اللہ کا نہ سنی جاوے اور اوسکے صاحب نے گمان کیا ہو کہ اوسنے بیشک اللہ کے
نام پر ذبح کیا ہے - اور نصب کی تعریف کتابہ وما علینا الا البلاغ مین مذکور ہے - اور دلیل چوتھی
قسم کی حرمت پر یہ قول اللہ تعالی کا ہے (تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور گوشت سؤر کا)
پھر پیچھے اسکے کہا اور وہ جانور جو تقرباً غیر کے نام پر پکارا جاوے اسکے معنون مین
بہت بحث ہے شرح اوسکی لمبی ہے تو جان کہ لغت مین اہلال کے معنی مطلقاً آواز بلند کرنیکے
ہین پھر وقت دیکھنے چاند اور باندھنے احرام اور رونے لڑکے کے وقت پیدائش مین
بھی اطلاق اسکا کیا جاتا ہے پھر استعمال اسکا اوس حیوان مین ہوتا ہے جو اللہ کے
واسطے معین کیا جاوے یا غیر اللہ کے لئے بجہت نذر یا تقرب یا تعظیم معین کیا جاوے
پس جب اللہ تعالی کے لئے معین ہوا تو بولا جاتا ہے (اھل بہ للہ) اور جب غیر
اللہ کے لئے معین کیا جاتا ہے تو بولا جاتا ہے (اھل بہ لغیر اللہ او لغیر اللہ بہ)
پس جب کہ وہ جانور اللہ کے لئے نذر ہو تو پورا کرنا اوس نذر کا واجب ہے اور جب
غیر اللہ کیلئے نذر ہو تو فسخ اوسکا واجب ہے کیونکہ غیر اللہ کے لئے نذر اور تقرب

لغیر اللہ کفر والمنذور ۃ حرام نجس لا تزول نجاستھا مادام تحت حکم
لا بالتسمیۃ ولا بالنقل الی غیرہ والناس عنہ غافلون فاذا علمت ھذا فاعلم
ان اذا ذکر علیہ اسم اللہ یقال ذکر اسم اللہ علیہ ولا یقال اھل بہ اسم اللہ لان
الاھلال عین الشارع للنذر او للتقرب فی ابتداء الذبح فان کان للہ
فللہ وان کان لغیر اللہ فلغیر اللہ فاذا کان للہ فحلال بالتسمیۃ وان کان لغیر
اللہ فحرام ولو بالتسمیۃ کما فی تبصیر الرحمن للعلامۃ علی ابن احمد بن ابراھیم
بن اسمعیل فی سورۃ المائدۃ تحت قولہ تعالیٰ وما اھل لغیر اللہ بہ فانہ
وان ذکر معہ اسم اللہ فقد عارض المطہر فیہ المنجس مع نجاستہ بالموت
وان لم یذکر فقد زید فی تنجیسہ ھکذا فی العمدۃ وفی سورۃ الانعام

کفر ہے اور وہ شئی جو نذر مانی جاوے وہ حرام و نجس ہے نجاست اوسکی زائل نہین ہوتی
جب تک اس حکم کے نیچے ہے نہ اللہ کے نام سے اور نہ غیر کی طرف نقل کرنے سے۔ اور لوگ
اس مسئلہ سے غافل ہین پس جب تو یہ جان چکا تو جان کہ جب جانور پر اللہ کا نام ذکر کیا جاتا ہے
تو یون بولا جاتا ہے (ذکر اسم اللہ علیہ) یعنی اللہ کا نام اوسپر ذکر کیا گیا۔ اور یون
نہین بولا جاتا (اھل بہ اسم اللہ) پکارا گیا اوسپر نام اللہ کا) کیونکہ شارع نے اہلال کو
نذر یا تقرب کے لئے ابتداے ذبح مین معین کیا ہے پس نذر اگر اللہ کیلئے ہے تو اللہ کے لئے ہوگا اور اگر
غیر اللہ کے لئے ہے تو غیر اللہ کا ہوگا پس جب اللہ کے لئے ہو تو بسم اللہ کے ساتھ حلال
ہے اور اگر غیر اللہ کے لئے ہے تو حرام ہے گرچہ اوسپر بسم اللہ کہا گیا جیسا کہ تبصیر الرحمان مین
علامہ علی بن احمد بن ابراہیم بن اسمعیل نے سورہ مائدہ کی تفسیر مین تحت قول اللہ تعالیٰ
(وما اھل بہ لغیر اللہ) کے لکھا ہے کہ اگر اوس نے غیر کے نام کے ساتھ اللہ کا نام ذکر کیا
پس اوس نے ملا دیا پاکیزگی کو نجاست کے ساتھ مع نجاست بالموت کے اور اگر اللہ کے نام کو نہ ذکر کیا
تو نجاست اوسکی کو اور بڑہا دیا ایسا ہی عمدہ (کتاب) مین ہے۔ اور سورہ انعام مین ہے

او فسقا ای خروجا عن الدین الذی ھو کالحیات المطہرۃ اُھِلَّ ای صوت
فیہ باسم لغیر اللہ ای بسبب ذبحہ لہ فانہ وان قرن باسم اللہ لا یؤثر معہ
فی التطہیر وھذا لا ینافی کونہ رزقا لانہ رزق المضطر واعلم ان صیغۃ
اُھِلَّ خُصَّت فی ھذا المحل دون ذُبِحَ لعموم المعنی لان معاملۃ المشرکین
مع معتقداتھم مُتَلَوِّنَۃ فی التقرب فاکتفی بلفظ جامع فیجوز ان یؤخذ المعنی
ذبح بہ لغیر اللہ او ذبح بہ لاسم غیر اللہ او اشتھر بہ لغیر اللہ او تقرب بہ
الی غیر اللہ او نذر بہ لغیر اللہ او عین بہ لغیر اللہ او صوت فیہ لاسم غیر اللہ
او توسل بہ الی غیر اللہ استعارۃ او مجازا فکل ھذہ داخلۃ فی وما اھل
بہ لغیر اللہ ھذا ما یستفاد من التفاسیر المعتبرۃ فثبت حرمۃ الذبیحۃ

یعنی نکلتا ہے اوس دین سے جو مثل زندگانی پاکیزہ کے ہے اھل یعنی آواز دیا گیا اوسپر
ساتھہ نام غیر اللہ کے یعنی بسبب ذبح کرنے اوسکے کے غیر کے نام کے ساتھہ اسلئے کہ
اگر اوس نے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کے ساتھہ اللہ کے نام کو ملا لیا تو اللہ کا نام ملانا
غیر کے ساتھہ پاک کرنے مین کچھہ اثر نہین کرتا اور یہ جانور رزق ہونے کے منافی نہین
ہے کیونکہ یہ رزق مضطر کا ہے۔ تو جان کہ صیغہ اھل کا اس مقام مین خاص کیا گیا ہے
نہ ذبح کا عموم معنی کے لئے اسوجہ سے کہ تقرب مین مشرکون کا معاملہ اپنے معبودون
کے ساتھہ مختلف طور پر تھا پس اکتفا کیا اللہ نے ایک ایسے لفظ کے ساتھہ جو جامع ہے
پس جائز ہے کہ اھل بہ لغیر اللہ کے معنی ذبح کیا گیا اوسکو غیر اللہ کے واسطے
یا ذبح کیا گیا اوسکو غیر اللہ کے نام کیواسطے یا مشتہر کیا اوسکو غیر اللہ کیواسطے یا نذر دیگئی چاہی گئی
اوسکے ساتھہ غیر اللہ کیلئے یا نذر مانی گئی اوسکو غیر اللہ کے لئے یا معین کیا گیا اوسکو غیر اللہ کیلئے
یا آواز کیگئی ساتھہ اوسکے غیر اللہ کے نام کیواسطے یا وسیلہ پکڑا گیا اوسکے ساتھہ غیر اللہ کیلئے
پس یہ سب داخل ہین ما اھل بہ لغیر اللہ کے معنی مین۔ یہ وجہ معانی ہین جو معتبر مفسرین

المنذورة لغیر اللہ بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ اما الکتاب قولہ تعالیٰ
او فسقا اوما اھل بہ لغیر اللہ کما مر والسنۃ قولہ علیہ السلام فی حدیث
طویل لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ فاذا کان ذابحہ ملعونا فعمل الملعون ایضا
مردود وھو الذبح والذبیحۃ فاذا کان الذابح بنفسہ فحکمھما ظاھر واما
اذا کان الذابح غیرہ بامرہ وھو یعلم بنیتہ فایضا ملعون لانہ متعاون علی
الاثم لقولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان
فما ظنک من عاون علی الشرک اورضی بہ والاجماع فقد اجتمعت الامۃ من
لدن زمن خیر القرون الی یومنا ھذا علی حرمۃ الذبیحۃ لغیر اللہ ولو
بالتسمیۃ لانہ اھل بہ لغیر اللہ والاجماع حجۃ عندنا بعد الکتاب والسنۃ

پس اوس جانور کی حرمت جو غیر اللہ کے لئے نذر مانا گیا ہے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ اور
اجماع امت سے ثابت ہوئی لیکن ثبوت قرآن تو یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے (او فسقا اوما اھل
لغیر اللہ) یعنی نکلنا ہے دین سے اور وہ جانور جو بنام غیر خدا ذبح کیا جاوے جیسے کہ مفصل بیان
اسکا گذرا۔ اور ثبوت سنت سے یہ ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث دراز میں
جسنے غیر خدا کے لئے ذبح کیا خدا اوسپر لعنت کرے پس جبکہ ذبح کرنیوالا ملعون ٹھیرا تو عمل ملعون کا بھی
مردود ہوگا وہ عمل فعل اور وہ جانور جسکو ذبح کیا ہے پس جبکہ ذابح کا یہ حال ہوا تو اون دونوں یعنی
فعل ذبح و ذبیحہ کا حکم ظاہر ہے۔ اور جبکہ ذبح کرنیوالا نذر ماننے والے کے سوا دوسرا آدمی ہو
اور وہ نیت نذر کنندہ سے واقف ہے پس وہ شخص بھی بجہت مدد کرنے فعل گناہ پر ملعون
ہے بحکم قول اللہ تعالیٰ کے (اور مدد کرو فعل نکوئی اور پرہیزگاری پر مت مدد کرو گناہ کی بات
اور ظلم پر) پس تیرا کیا گمان ہے اوس شخص پر جسنے فعل شرک پر مدد کی یا اوس سے
راضی ہوا اور اجماع پس بیشک امت نے زمانہ خیر القرون سے ہمارے زمانہ تک حرمت
ذبیحہ غیر خدا پر اتفاق کیا ہے اسلئے کہ وہ جانور غیر خدا کے نام پر پکارا گیا اگرچہ ذبح کرنیوالے نے
بسم اللہ کہا ہو اور اجماع ہمارے نزدیک بعد قرآن اور حدیث کے حجت ہے

ومن خالف الاجماع فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه لقوله علیه الصلوٰۃ
والسلام من فارق جماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد وابو داؤد
عن ابی ذر وقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار
رواہ ابن ماجۃ عن انس وقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی
ضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی عن ابن عمر فاذا علمت
ھذا فاعلم ان من ذھب الی جواز الذبیحۃ المنذورۃ لغیر اللہ فھو خارج عن
الاجماع فکل الذبیحۃ المنذورۃ لغیر اللہ ولو بالتسمیۃ حرام نجس
کالخنزیر لا یؤکل ابدا بل یلقی قبل الکلاب والشاھد علی ذلک تفسیر النیشاپوری
قال اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحھا التقرب الی غیر اللہ
صار مرتدا او ذبیحتہ ذبیحۃ مرتد وایضا فتاوی ابو اللیث السمرقندی واضح

جسنے اجماع کا خلاف کیا تو اوسنے اپنی گردن سے پٹہ اسلام کا نکال ڈالا الاحسب حکم حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جو جماعت حقہ مسلمانوں سے مقدار ایک بالشت کے علحدہ ہوا تو اوس نے
بیشک پٹہ اسلام کا اپنی گردن سے نکال ڈالا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد نے ابو ذر
صحابی سے روایت کیا ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت بڑی کی پیروی کرو
کیونکہ جو جماعت اعظم سے علحدہ ہوا ڈالا جاویگا جہنم میں اسکو ابن ماجہ نے حضرت
انس صحابی سے روایت کیا ہے۔ اور قول آنحضرت صلعم کا بیشک اللہ تعالی اس امت کو
یا فرمایا امت محمد صلعم کو گمراہی پر مجتمع نہیں کریگا اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت
سے علحدہ ہوا جہنم میں ڈالا جاویگا اسکو ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ جبکہ تو
یہ جان چکا تو جان کہ جو اوس جانور کا جو نذر غیر اللہ پر ذبح کیا گیا ہے جواز کا قائل ہوا تو وہ اجماع
سے خارج ہے پس ہر وہ ذبیحہ جو غیر نام اللہ کے نذر مانا گیا ہے اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو حرام نجس ہے
مثل سؤر کے کبھی نہ کھایا جاوے بلکہ کتوں کی طرف ڈالدیا جاوے اور شاہد اسپر تفسیر نیشاپوری کی عبارت
ہے صاحب نیشاپوری نے فرمایا کہ علماء نے اجماع کیا ہے کہ اگر کسی مسلمان نے جانور ذبح کیا اور اس ذبح سے

منہ قال الناذر لغیر اللہ ان قصد بالنذر التقرب الی غیر اللہ وظن
انہ یتصرف فی الامور کلہا دون اللہ فنذرہ باطل وارتدادہ ثابت وان قصد
بالنذر التقرب الی اللہ وایصال الثواب الی الاولیاء ویعلم انہ لا تتحرک ذرۃ
الا باذن اللہ ویجعل الاولیاء وسائل بینہ وبین اللہ تعالی فی حصول
مقاصدہ فلا حرج فیہ وذبیحتہ حلال طیب ہذا اصل الصواب وعلیہ
عمل المشائخ وایضا اجمع علیہ اصل البخاری فمن خالف الاجماع فہو مخالف
للاجماع وایضا فی فتاوی خوارزم مجوسی قال لمسلم اذبح ہذہ الشاۃ للنار
فذبحہا لا تؤکل لانہ اہل بہ لغیر اللہ وہی النار وایضا فی درالمختار قولہ
ذبح لقدوم الامیر او نحوہ کواحد من العظماء یحرم لانہ اہل بہ

فرمایا ابولیث نے سوائے اللہ کے نذر ماننے والے نے اگر اس نذر سے تقرب
غیر خدا کا قصد کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ غیر سب امور میں سوائے اللہ کے
تصرف کر سکتا ہے تو نذر ایسے آدمی کی باطل ہے اور مرتد ہونا اوسکا ثابت ہوا
اور اگر اس نذر سے اوس نے تقرب اللہ کا قصد کیا ہے اور اولیاء کو فقط
ثواب پہونچایا ہے اور وہ جانتا ہے کہ بغیر حکم اللہ کے ذرہ بھی نہیں حرکت کر سکتا
اور اولیاؤں کو اپنے اور اللہ کے درمیان اپنے مطلب کے حصول میں وسیلہ
ٹھیراتا ہے تو اسمیں حرج نہیں ہے اور ذبیحہ اوسکا حلال طیب ہے یہی بات ٹھیک ہے
اور اسی پر عمل درآمد مشائخ کا ہے اور اسی پر اہل بخاری نے اتفاق کیا ہے پس جس نے اجماع کا خلاف کیا
پس وہ اجماع کا مخالف ہے اور بھی فتوی خوارزم میں ہے ایک آتش پرست نے مسلمان سے کہا کہ اس بکری
کو ذبح کر دے تو وہ نہ کھائی جاوے کیونکہ اوس نے غیر نام اللہ پر ذبح کی اور وہ غیر آگ تھی اور بھی درمختار
میں ہے امیر یا کسی رئیس کے آنے کی وجہ سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا کیونکہ اوس نے غیر نام اللہ پر ذبح کیا

لغیر اللہ ولو وصلیۃ ذکر اسم اللہ تعالی علیہ ھذا ھو المعتمد
عند الجماھیر ثم قال ھل یکفر قولان بزازیۃ وشرح وھبانیۃ قلت وفی
صید المنیۃ انہ یکرہ ولا یکفر لانا لانسئ الظن بالمسلم انہ یتقرب الی
الادمی بھذا الفرو نحوہ فی شرح الوھبانیۃ عن الذخیرۃ ونظم الشعر
وفاعلہ جمھورھم قال کافر ۔ وفصل واسمعیل لیس یکفر ۔ اقول ھذا
بحسن الظن بالمسلم والا عندھما ایضا کافر وفی زماننا خصوصا فی الدکن
وفی الگجرات یذرون للاولیاء کما یذرون للہ عزوجل بل یبالغون
فی مناقب الاولیاء بان یتصرفوا فی عالم الارواح والاشباح کیف شاؤا ویسمعون
دعا المضطرین وفی عقیدتھم ان من دعا الی اللہ تعالی انشاء یعطیہ وان

اور اگرچہ اوس نے نام اللہ تعالی کا اوسپر ذکر کیا یہی جمہور کے نزدیک معتبر ہے پھر صاحب درمختار
نے فرمایا کیا وہ ذبح کرنیوالا کافر ٹھہرتا ہے یا نہیں اسمیں دو قول ہین بزازیہ اور شرح وہبانیہ
(نام کتاب فقہ)
مین ایسا ہی ہے صاحب درمختار فرماتے ہین مین کہتا ہون باب الصید منیہ مین ہے کہ وہ ذبیحہ
مکروہ ہے اور ذبح کنندہ کافر نہین ہے کیونکہ ہم مسلمان کے حق مین گمان برا نہین کرتے کہ اوس نے
اس ذبح سے آدمی کی قربت حاصل کی ہوگی ایسا ہی شرح وہبانیہ مین ذخیرہ سے نقل کیا ہے
(نام کتاب فقہ)
اور نظم اوسکا یہ ہے اوسکے فاعل کو (یعنی ذبح غیر نام اللہ کے کرنیوالے کو) جمہور نے کافر کہا ہے
فصیل اور اسمٰعیل یہ دونون کافر نہین کہتے ۔ مین کہتا ہون یہ کافر نہ کہنا ان دونون صاحبون کا
(نام فقیہ)
بباعث حسن ظن کے ہے ورنہ اون دونون کے نزدیک بھی کافر ہے ۔ اور ہمارے زمانہ
(یعنی مولف کتاب)
خاصکر دکن اور ملک گجرات مین اولیاء کی ایسی نذر مانتے ہین جیسے کہ اللہ کی نذر
مانی جاتی ہے بلکہ اولیاؤن کی تعریفون مین بہت مبالغہ کرتے ہین کہ وہ عالم
ارواح واجسام مین جسطرح چاہتے ہین تصرف کرتے ہین اور پکارونکی پکار کو سنتے
ہین اور اونکے عقیدہ مین یہ بھی ہے کہ جو اللہ سے مانگتا ہے اگر اللہ چاہتا ہے تو دیتا ہے

لم یشاء لم یعطه لکن فلان الولی اذا سئل منه احد لا محالة یعطیه شیئا
والحال انهم یقولون عادة والقدر خیره وشره من الله تعالی فلیس فی
کفرهم شك فای فائدة لهم فی حسن الظن بهم فحفظ ایمان المسلم مقدم علی حفظ اماکن المتبرکة
واذا عبدت الامر ان سیدنا عمر بن الخطاب الناطق بالحق والصواب قطع
الشجرة التی وقعت تحتها بیعة الرضوان لاجل خوف الفتنة فافهموا غنم
هذا ما ثبت فی نفسی وما اهل به لغیر الله والله اعلم وعلمه اتم
وصلی الله تعالی علی خیر خلقه ونور عرشه وزینة فرشه محمد واله واصحابه
وسلم واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ٭

حررة خویدم طلاب لغار محمد ابن عبد الصمد نزیل السورة عفا الله عنهما

اگر نہین چاہتا تو نہین دیتا لیکن فلانا ولی اوس سے جب کوئی مانگتا ہے تو ضرور دیتا ہے۔ حالانکہ
یہ لوگ عادۃً یہ بھی کہتے ہین کہ ایمان لائے تقدیر پر سب بھلائی برائی اوسکی اللہ تعالی کی جانب سے ہے پہلے
کفر مین کسیطرح کا شک نہین ہے ان لوگون سے حسن ظن کرکے کیا فائدہ ہے مسلمان کے ایمان کی
حفاظت مقدم ہے جامہ متبرک کی حفاظت سے جبکہ اونکی پرستش شروع ہوجاوے کیا تو نہین
معلوم کیا کہ ہمارے سردار حضرت عمر رضی بن خطاب جو بولنے والے حق اور ٹھیک بات کے تھے نے
اوس درخت کو جسکے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی باعث فتنہ کے کٹوا ڈالا پس تو اسکو
سمجھ اور غنیمت جان یہ وہ جو ثابت ہوا تفسیر (وما اهل به لغیر الله) مین اللہ زیادہ
جانتا ہے اور علم اوسکا زیادہ تمام ہے رحمت بھیجے اللہ تعالی برگزیدہ خلقت اور نور عرش
اور زینت فرش محمد اور آپ کی اولاد اور صحابہ پر اور سلام آخر پکار ہماری یہ ہے کہ بیشک
جمیع تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے ٭ کہتا ہے خاکسار محمد سعید مترجم کہ ترجمہ
اس رسالہ کا تین جلسون خفیفہ مین آج یوم چہارشنبہ نوین ذیقعدہ ۱۳۰۸ ہجری کو
تمام ہوا۔ پہلا جلسہ یوم دوشنبہ کو تھا۔ ختم اللہ لنا بالحسنی فقط

صورۃ ما کتب علماء سورت رحمہم اللہ علی صحۃ ذلک الکتاب وھو ھذا

قال مولانا مولوی محمد ابن مولانا مولوی محمد اسمٰعیل رحمہما اللہ
النذر للہ جائز والذبیحۃ لغیر اللہ حرام لانہ اھل بہ لغیر اللہ
کما فی در المختار وفتاوی ابی اللیث صح ۱۲

قال مولانا مولوی محمد کاظم رحمہ اللہ
النذر للہ والثواب لاولیاء اللہ جائز وما اھل بہ لغیر اللہ
حرام کما فی در المختار وفتاوی ابی اللیث صح ۱۲

قال مولانا مولوی محمود بن محمد ھاشم مدظلہ
الذبیحۃ المنذورۃ لغیر اللہ حرام ولو بالتسمیۃ لانہ اھل بہ لغیر اللہ
وان قصد بہ التقرب الی اللہ وایصال الثواب لاولیاء اللہ فحلال صح ۱۲

وقول مولانا مولوی غلام محمد نادیری انہ حرام انتھی ۱۲

وسمعت عن ثقتا انہ قال قال المولانا المولوی عبد الحی انہ حرام انتھی ۱۲

قال محبی عبد السلام قد بالغت فیہ النظر فوجدت ما کان حقا
عند المحققین بلا خلاف ولا نزاع فیہ انتھی ۱۲

علوي وعلم المجيب سواء في ما اهل به لغير الله اعني بالحرمة
كتبه سيد محمد امين بغدادي وارد دمن الصغير انتهى

نعم الذبيحة المنذورة لغير الله حرام بالاجماع ومن خالف خالف
الاجماع رقمه بقلمه وقاله بفمه محمد اكرم پنجابي وارد دمن في رمضان سنة ١٣٠٨ھ

قال اخي في الدين صدر الدين عفا الله عنه
هذا قول فصل ليس فيه هزل انتهى ١٢

نعم الذبيحة المنذورة للعفاريت او لغيرها حرام سمّي عليها او
لم يسم كما شاهدت في ديار الهند بيتا عاذنا الله والمسلمين فينبغي
للعلماء ان يمنعوا من هذا الشرك لان سكوت العلماء في مثل ذلك
ذلة في الدارين — كتبه بقلمه وقاله بفمه على احمد بغدادي الوارد
في دمن الصغير في شهر رمضان سنة ١٣٠٨ھ

النذر لغير الله شرك والناذر لغير الله مرتد وذبيحته
ذبيحة مرتد — كتبه محمد اسمٰعيل عفي عنه ١٢

قال من صحبني في السفر في بحث المجاريف في بقرة المنذورة هي حرام
اكلها لانها اهل به لغير الله انتهى ١٢

سمعت من اجلة العلماء الواردین فی شهر منبئی فی مواسم الحج قالوا
حرام علی المسلمین اکل ذبیحة المنذورة لغیر الله لانها اهل به لغیر الله
لفوت محمد عفی عنه

نقل تصحیح مولانا مولوی محمد صاحب خلف صدق جناب غلام رسول
ساکن سورت مد ظله

کہتا ہے خادم الطلب محمد بن غلام رسول سورتی کہ ما اهل به لغیر الله حرام ہے ہرگز مسلمانوں کو
نہ چاہیئے کہ کسی عبادت میں تقرب غیر اللہ کا قصد کرے اور نہ اوسکی تحلیل اور حلال کرنے میں
کے لیے مرتکب حیل کا ہووے دنیا چند روزہ ہے اگر حیلہ کرکے گوشت ذبیحہ مذکورہ کا
کھالیا تو کب تک وہ وفا کریگا اولیاء اللہ تو شرک و بدعت سے یہانتک بیزار تھے
کہ اونکے ذریعہ کو بھی بند کرتے تھے چہ جاے شرک و بدعت ۔غور کیجیے کہ سیدنا عمر ابن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ شجرۂ رضوان کی کہ جسکے نیچے بیعۃ الرضوان
واقع ہوئی تھی غایت تعظیم و تکریم اوسکی ہونے لگی آپکو خوف ہوا کہ آیندہ رفتہ رفتہ
کہیں اوسکی پوجا نہونے لگے تو آپنے اوسکو کٹوادیا کیونکہ حفظ ایمان مسلمانوں کا مقدم
ہے حفظ اشیاء متبرکہ سے پس ہم طلبۂ علوم کو ایسے شرک و بدعت کے کھانون
سے جسمیں بوئی شرک و بدعت آتی ہو بچنا نہایت ضرور ہے ورنہ بے خبر مسلمان اسکو
سند پکڑینگے پس مسلمانون کو ہر وقت یہی تعلیم کرنا چاہیئے کہ نذر نیت سواے
خدا تعالی کے کسی کی نکرے ہان صدقہ خیرات کا اجر و ثواب بروح پاک پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اور اولیاء اللہ کو ہدیہ بھیجے یہ طریقہ ایصال ثواب کا
ہے اور اوسکے خلاف گمراہی ہے انتہی

نقل تصحیح جناب احسن اللہ خان وارد منبئی مد ظله
طالعت هذه الرسالة فی تحقیق وما اهل به لغیر الله موافقة و مطابقة

با لتفاسیر المعتبرۃ کالبیضاوی والعزیزیہ وبحر المواہب وتبصیر الرحمن وفتاوی در المختار وفتاوی ابی اللیث وفتاوی بزازیہ وعلیہ الاجماع فافہم واغتنم انتہی ۱۲

نعم الحیوان المذبوح بغیر اللہ حرام علی التحقیق ویدل علیہ قولہ تعالیٰ وما اہل بہ لغیر اللہ والتاویل فیہ یؤدی الی التحریف وما استدل بہ العبارۃ التفسیریۃ الاحمدی علی حلہ فیرد ذلک الاستدلال منہیہ من شاء فلیرجع الیہا وقد صرح الفقہاء بحرمتہ فی کتبہم کالدر المختار والشرنبلالیہ علی درر المختار والبحر الرائق والحموی والاشباہ وغیرہا فہذا ہو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال - کتبہ محمد اشرف علی

اشرفی غلے
از گروہ اولیا

خلاصہ مفاتی علماء ہند رحمہم اللہ فی تحقیق
وما اہل بہ لغیر اللہ
از کتب تفاسیر معتبرہ وکتب فقہ متداولہ چنانچہ

در مختار - طحطاوی - شامی - اشباہ - حموی - جوہر النیرہ - قاضیخان - ہندیہ - قنیہ - حمادیہ - غرائب - قرۃ الانظار - تحفۃ الاخیار - غایۃ الاوطار - اکسیر اعظم - بحر رائق - نہر فائق - فتح القدیر - فتح العزیز - مظاہر الحق - مسائل اربعین - مائۃ مسائل منہیہ - وغیرہا من -

اب کس رو سے ذبیحہ لغیر اللہ ولو بالتسمیہ حلال کہا جاوے واسطے فوائد زوائد کے یہ محنت اوٹھائی ہے انتہی ۔

ایضاً

هذا حق لیس فیه شك - کتبه ملا نواز ۱۲

ایضاً

من نذر لغیر الله فقد ارتد عن دین الله و منذوقه لغیر الله حرام نجس ولو باسم الله - کتبه عبد من عباد الله ۱۲

تاریخ تصنیف و طبع از فارغ

گشت این تالیف از فضل خدا — حسب فرمایش عزیزان هدا

ثبت گشته از مهور عالمان — زاهل سورت وانکه بد بر حق فدا

سال تصنیفش جو جستم بهر این — ملهم غیبی مرا داد این ندا

ما اهل به لغیر الله بخوان ۱۳ — سر بدی و فسق هر یک کن جدا

ایضاً تاریخ

هر کس بقدر خویش کند سعی در جهان — مقبول آن بود که پسندند مقبلان

مذبوح جانور که نذر غیر حق بود — گرچه بتسمیه بود مردار بے بیگمان

شاهد بران گواهی علمای نامور — مردود شد کنون همه اقوال جاهلان

سال هزار و سه صد و بالا چون دو چهار
بگذشت شد تمام و کردیم امتحان

رباعی از فارغ مؤلف رساله هذا

فقیه معتبر اجو ہے پر غرور — اب لاوے کوئی اوسکو میرے حضور

روا مزغوا مفر اصل کے سب — غلط ست سمجھے ہین بتا دون ضرور

یہاں سے وہ تقاریظ شروع کی جاتی ہیں جو مطبع سے رسالہ سابق کے علماء کرام کی خدمت میں بغرض ملاحظہ و ذکر کلمہ تحسین ارسال کی گئی تھیں اور اب ترتیب میں بھی لحاظ رکھا گیا ہے

ایضاً تاریخ از فارغ

یَجُرُّ فِی الْبَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ ۔ فَارِغٌ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ ۔ لِاَنَّ غَیْرَ حُکْمِہٖ حَقٌّ لِمَذْبُوْحٍ لِغَیْرِ اللّٰہِ ۔ وَذَا بَحٌ تَصَلَّعُوْنَ ۔ ھٰذَا نَاہِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَبِیْحَتُہٗ مُنْجَسَۃٌ ۔ وَلَوْ ذَبَحَ بِاسْمِ اللّٰہِ ۔ مَعَانِیْ کُلُّھَا شَھِدَتْ حَرَامٌ اَکْلُہٗ وَاللّٰہِ ۔ وَمَنْ خَالَفَ مِنَ الْاِجْمَاعِ ۔ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمِیْعِ ۔ وَمَنْ شَذَّ فِی النَّارِ اللّٰہِ ۔ فَخُذْ تَارِیْخَ تَصْنِیْفِہٖ کَمَا مَرَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ ۔

نعم ذبیحہ منذورہ لغیر اللہ ولو بالتسمیۃ حرام ہے بحکم کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ اما الکتاب قولہ تعالیٰ وما اھل بہ لغیر اللہ اور وہ جانور جو پکارا گیا بہ سبب اوسکے واسطے تعظیم مخلوق کے اما الحدیث لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ خدا لعنت کرے اوسپر جو ذبح کرے واسطے تعظیم مخلوق کے واما الاجماع پس ذکر کیا ہے اوسکو نیشاپوری اور بحر رائق والے نے فلیراجع الیھا

کتبہ خدا داد لاہوری ۱۲

نعم ذبیحہ منذورہ لغیر اللہ بالاجماع حرام ہے اور جن حضرات نے رسالہ وما اھل بہ لغیر اللہ پر زبان درازی کی ہے بیشک وے خطا پر ہیں اللہ انکو انصاف بخشے آمین۔ راقم ملا سعد اللہ پشاوری ۔

کہتا ہے فقیر راقم آثم محمد قاسم سیھوری حنفی قادری عفا اللہ عنہ کہ اکثر کتب دینیہ عربی فارسی اردو ہمارے مطالعہ سے گذریں اونسے صاف ظاہر ہے کہ نذر و منت مخلوق کی شرک ہے اور نذر لغیر اللہ بالاجماع مرتد ہو جاتا ہے اور عورت اوسکی اوسکے نکاح سے نکل جاتی ہے ہمکو نہایت تعجب آتا ہے اون لوگوں پر

اور بڑا افسوس آتا ہے ہمارے اون نادان بھائیون پر جو دنیادار بنے بنائے مولویون کے
کہنے پر یقین کر کے کتب فقہ کے منکر ہو کے ناحق ضد کر بیٹھتے ہین اور سلب ایمان سے
بھی نہین ڈرتے فقہ ہندی مین لکھا ہے کہ بھاگواوس سے راتدن جو کھووے ایمان
اگر کوئی شخص ایک کم سو احکام قطعیہ کا مقر اور معترف ہو اور ایک حکم قطعی کا منکر تو یا وہ
کل احکام قطعیہ کا منکر ہوا اب ہمارے نادان بھائیون کو لازم ہے کہ نئے سرے جناب
الٰہی مین توبہ و انابت کر کے تجدید نکاح کر لے دنیا کی شرم مین دین کا نقصان نہ کرے
یہ مصداق و ما علینا الا البلاغ کے ہمارا اظہار ہے انتہی ۱۲

کہتا ہے راقم السطور محمد نور حنفی کہ اس رسالہ پر جن حضرات نے اپنے دستخط کئے ہین وہ سب
بندہ نے بغور دیکھے جزاہم اللہ عنا وعن سائر المسلمین کل وے مصیب ہین اب اتنے
ضابطہ کے ساتھ پھر کوئی اوس مردار زبیحہ کی حلت پر اصرار کرے اور ضد کرے
اوسکے حق مین کیا کہنا چاہیئے ۱۲

مین مقر اور معترف ساکن مالاگانو ہون کہ معاذ اللہ اول مین بھی شیخ سندو کے
بکر کی حلت کا قائل تھا اور جو اوسکو حرام کہتا مین اوسکو دشمن سمجھتا تھا جب مظاہر الحق کا
باب النذر دیکھا تو ایک حیرت دلمین آئی کہ یا اللہ ایسا بڑا نامی عالم بھی نذر و نیاز
اولیاء کی منع لکھتا ہے پھر دن بدن اوسکی تحقیق مین لگا رہا بہت طلب علوم نے
پھر تو میری دلجمعی کر دی واقعی آدمی جب تک نفسانیت نہ چھوڑے تب تک سمجھ مین
نہ آوے واقعی بندہ نے جن لوگون سے بگاڑی تھی بڑی خطا کی اللہ تعالی اب مجھے
معاف کرے اور جو حضرات مجھ سے ناراض ہوئے ہون اللہ اونکو راضی کر دے
آمین یا رب العالمین۔ کتب محمد اسمٰعیل موسیٰ ۱۲

مین احمد علی ابن اصغر علی ساکن قدیم باندا خوب تحقیق کے بعد کہتا ہون کہ نذر و منت

سوائے خدائے پاک کے شرک ہے اور بکرا شیخ سدو کا اور گائے بکرا غیر کی
نذر کا بحکم کتاب اللہ اور بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام ہے پھر اوسپر
بسم اللہ اللہ اکبر کہے یا نہ کہے مردار ہے چنانچہ تبصیر الرحمان اور غرائب اور
بحر رائق وغیرہ مین مصرح ہے بندہ کی ہدایت کا موجب قابل شنید ہے کہ اول بعض
طلبہ علوم کے کہنے سے بلا دلیل مین بھی اوس ذبیحہ لغیر اللہ کو حلال کہتا تھا جب بندہ کا
لکھنؤ جانا ہوا اور مولانا مولوی عبد الحی مرحوم سے ملاقات ہوئی تب اونسے خوب
تحقیق اوسکی کی تب مولانا مرحوم نے فرمایا کہ بھائی اپنے دل سے بھی فتوی پوچھا ہے
مین نے عرض کی کہ جناب بندہ تو مقلد محض ہے فرمایا کہ کتب فقہ مین اوسکی حرمت
ثابت ہے پھر تو اونکے شاگردون نے کئی فتاوے اور حواشی مجھے دکھلائے اوس
دن سے بندہ اپنی غلط فہمی کا قائل ہوا یہی سبب ہے اب ہمارے اون بھائیون کا
جو کتب فقہ مانند درمختار اور طحطاوی اور بحر رائق وغیرہ کے نہین دیکھتے بھٹیا
وہسان ہین اللہ اونکو ہدایت کرے آمین یا رب العالمین ٭

ہم تخمیناً ایکسو اشخاص معتبرین ساکنین سورت دمن وغیرہ گواہی دیتے ہین کہ
المشتہر محمد حسین نے اپنے اشتہار واجب الاظہار مین لکھا ہے کہ رسالہ ما اہل
لغیر اللہ مین کل واہیات خرافات باتین بھری ہین وہ یقیناً اوسکے مولف پر تہمت
ہے بلکہ فتنہ انگیزی ہمنے صادر ہوا طلبہ علوم کو وہ رسالہ دکھایا ہر ایک نے
یہی کہا کہ واللہ اس رسالہ مین کوئی ایسا جملہ یا کلمہ نہین جسکا ثبوت کتب دینیہ
مین نہ مل سکے جو اس رسالہ کو واہیات خرافات کہے اوسکے ایمان کا بڑا اندیشہ ہے اور جو
لوگ اوسکے تحریر کو سچ جانے وہ بھی اوسکے گناہ مین شریک ہین اللہ تعالی ہمارے
بھائیون کے دین وایمان کو بچائے رکھے آمین یا رب العالمین ٭

استخراج مطلب از سر حروف ابیات مثنوی از طبع زاد شیخ ابراہیم تلمیذ فارغ
۔ تو شیح مین یہ عبارت مندرج ہے۔ چنانچہ اگر رسالہ وما اھل بہ لغیر اللہ
پر طعن کرے مردود ہے فقط

ابیات

آفتاب آمد دلیل آفتاب ٭ گر دلیل باید از وے رو متاب
راہ حق فرمود احمد مجتبیٰ ٭ رفق راس الحکمۃ آمد اے فتیٰ
سوزش از امر ملیک دین کند آتش طبعت اگر غمگین کند
لیک نتوان کرد این با آن قیاس ہر دو جنبش آفریدہ حق شناس
وائے آن زندہ کہ با مردہ نشست مردہ گشت و زندگی از وی بجست
آنزمان کہ بحث عقلی ساز بود این عمر با بوالحکم ہمراز بود
ہست حلوا آرزوے کودکان لیک صبر ست مشتہائے زیرکان
بہر دریا ران تہید ست آمدن ہست بے گندم سوے طاحون شدن
لیک ہست این فعل با اختار ما غیر ازو کہ ما را کہ یار ما
یعنی آمد ظلمت و گم گشت راہ ربنا انا ظلمنا گفت آہ ٭
اصل آب لطف اسپید ست و خوش لیکن عکس جان رومی و حبش
لیک پوشیدہ نباشد بر تو این ہم بپائے اعضا و چشم آمد گزین
پس ازان در سر موسیٰ حق نہفت رازہائے کہ نمی آید بگفت
طالع آنکس کہ باشد مشتری عشق ورزد از نشاط سروری
نفس تو ہر دم بر آرد صد شرار کہ بہ بینید مم منم اصحاب نار
روی سرخ از کثرت خونہا بود یا کہ زرد از جنبش صفرا بود
مقتبس شو زود چون یابی نجوم راہ بر فرمود اصحابی نجوم

دل ہمی گوید کز و رنجیدہ ام	وز نفاق سست می خندیدہ ام
دوزخی افروخت بر وے دم فسون	ہے دم تو از دم دریا فزون
یا خفی الذات محسوس العطا	فانت کالماء و نحن کالحصی

قد علوت فوق نور المشرقین
طاب منك یا ملیك الخافقین

آرے بلاشک ذبیحہ مخلوق کی نذر منت کا مردار ہے اگرچہ باتسمیہ ذبح ہوا ہو۔
کما صرح الفقہاء فی کتبھم فمن لم یصدق فلیطالع فیھا۔
کتبہ گمنام عبد السلام جاجموی پارچہ فروش ؛

دستخط علماء بنارس وغیرہ

انی طالعت ھذہ الرسالۃ فوجدت ما فیھا حق ان یتبع ؛
حررہ عبد الکبیر المدرس المدرسۃ الاسلامیۃ بنارس

ما کتب اخی فی اللہ المولوی نور محمد فی رسالتہ وما اھل بہ لغیر اللہ فھو صحیح والمجیب بخبیر ؛ الراقم العاجز شداد خان الہزاروی۔

الجواب صحیح والمجیب بخبیر
ابراہیم وارد حال مدرسہ اسلامیہ بنارس۔
لو کتب ھذا التحقیق علی اماق البصر لکان احری واجدر
رئیس الدین

ما قال المولوی نور محمد فہو صحیح ۔ تمیز الدین

لا ریب الذبیحۃ لغیر اللہ حرام و الناذر کافر کما حققہ المولوی نور محمد سلمہ اللہ تعالیٰ
محمد عمر البنارسی

تحقیق المولوی نور محمد حقیق انیق ۔ قدرت اللہ

ما حرر المجیب فہو حق فما ذا بعد الحق الا الضلال ۔ عبد الواحد

نعم التحقیق و حبذ التدقیق ۔ سخاوت علی البنارسی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد انی رایت ھذہ الرسالۃ التی الفھا المولوی نور محمد ونزہ غایۃ تنزیھا شیخنا العلامۃ الفھامۃ مولانا محمد سعید البنارسی فوجدت مطالبہا ما ھا موافق لطریقۃ اھل الحق لا ریب ان نذر لغیر اللہ فھو مرتد وذبیحتہ ذبیحۃ اھل الاوثان
کما قال الامام الرازی فی تفسیرہ وفقہاء الحنفیۃ السادۃ الکرام فی کتبھم ۔
انا العبد الضعیف فضل الرحیم العظیم ابادی

رباعی

بسعی ہمایون محمد سعید ✤ ہوا ترجمہ یہ نہایت مفید ✤ سنہ تیرا سو آٹھ ایام حج ✤ مبارک ہو مومن کو ایسا رشید
الآن حصحص الحق کتبہ عبد الحق مدرس سورتی حنفی

ایضاً قطعہ

بتائید حق اندنون واہ واہ ✤ یہا چشمۂ فیض رسہے خوش نصیب
زروئے ہدایت شدہ سال طبع ✤ ہوا ترجمہ یہ عجیب و غریب
۱۳۰۸

رباعی

مٹی آج تکرار بد خواہ کی ✤ ہوئی مہربانی جو اللہ کی
معاند و بد خواہ کے سر کو لے ✤ جو کرتے نذر غیر اللہ کی
یہ تاریخ کر ثبت دفتر میں آج ✤ نہ سن بات اب کوئی گمراہ کی

ضمیمہ رسالہ تحقیق الحق ملو

جواب فتوی علماء رامپور مطبوعہ ۱۳۱۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ اما بعد حاجی رحیم بخش المجید محمد سعید البنارسی ۔ خدمت میں حق پسندوں کے گذارش کرتا ہے کہ ایک اشتہار جو بنام نہاد فتوی علماء رامپور مسائل ذبیحہ مندرجہ تفہیم اللہ شائع ہوا ہے بعض احباب نے میرے پاس بھیجکر درخواست کی کہ اگر مضمون اس فتوے کا آپکے نزدیک بھی صحیح ہو تو آپ بھی دستخط فرما دیجیے ورنہ اسکی تکذیب کیجیے خاکسار نے جو اس فتوے کو دیکھا تو مخالف شریعت محمدی کے پایا رد اسکا ضروری جانا اسے اللہ تو اس تحریر سے حق پسندوں کو ہدایت فرما اور میرے گناہوں کا کفارہ کر آب جواب فتوے کا شروع کیا جاتا ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وہو حسبی ونعم الوکیل ۔ **علماء رامپور کا قول** اس بکرہ کا گوشت کھانا درست ہے اسواسطے کہ وہ بکرہ ذبح کیا گیا ہے ساتھ نام اللہ تعالی کے اور فرمایا اللہ تعالی نے الخ ۔ **جواب** میں آپ صاحبوں سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ مقلد ہیں یا مجتہد غیر مقلد اگر مقلد ہیں تو آپ کو ثبوت قول امام پیش کرنا چاہیے جو آپکا منصب ہے مسلم الثبوت میں ہے اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ الخ یعنی مقلد کا مستند اوسکے مجتہد کا قول ہے ۔ اگر آپ مقلد ہیں تو حسب اصول مذہب اس مسئلہ میں قول امام پیش کیجیے ورنہ اشتہار دیجیے کہ ہم مجتہد ہیں یا غیر مقلد ۔ آپ کے فتوے کا جواب تو اسی قدر تھا کہ چونکہ جس

امام کے آپ مقلد ہین اوسکا مسلک آپنے اس فتوے مین نقل نہین کیا
لہذا حسب اصول مسلمہ مذہب یہ فتوی مردود ہے اگر حق پسند ون کے لئے آپکے
دلائل پر نظر کیجاتی ہے + علمار رامپور کا قول اور دوسری
آیت مین فرمایا وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ الایہ +
جواب دو آیت آپ حضرات نے نقل فرمائین اول تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ
اور دوم ما لکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ترجمہ تو پہلی آیت کا اسیقدر ہوا
پس کھاؤ اوسکو جسپر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ دوسری کا یہ ہوا تمکو کیا ہوا جو نہین کھاتے
اوسکو جسپر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔ آپنے ان آیات کو نقل کیا اور یہ نہ لکھا کہ ان سے آپکا
مدعا کیسے ثابت ہوا۔ اگر عمومیت ما کا لحاظ ہے تو چاہیے کہ اگر کتے پر بھی اللہ کا نام ذکر کیا جاوے
تو اوسکو بھی کھالو ایسے ہی محرم یا مجوسی یا مرتد اگر اللہ کا نام لیکر ذبح کرین تو حسب
مسلک آپ کے انکا ذبیحہ بھی حلال ہو جاوے کیونکہ ذکر اللہ کا اونھون نے بھی کیا ہے
حالانکہ فقہار حنفیہ نے حرمت ذبیحہ ان لوگون کی تصریح کر دی ہے۔ ہدایہ
مطبوعہ مصطفائی ص۴۱۸ مین ہے لا تؤکل ذبیحۃ المجوسی والمرتد والوثنی
والمحرم یعنی ذبیحہ آتش پرست اور مرتد اور بت پرست اور محرم کا نہ کھایا جاوے
درمختار مین ہے لا تحل ذبیحۃ غیر کتابی وثنی ومجوسی ومرتد وجنی وحربی
لو ابوہ کتابیا الخ درمختار بر حاشیہ ردالمحتار جلد خامس ص۱۸۹ ترجمہ
ذبیحہ غیر کتابی کا بت پرست اور آتش پرست اور مرتد اور جن اور حربی کا اگرچہ
باپ اوسکا کتابی ہو حلال نہین ہے۔ عالمگیری جلد رابع مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
ص۹۴ مین ہے فلا تؤکل ذبیحۃ اھل الشرک والمرتد الخ ترجمہ پس نہ کھایا جاوے
ذبیحہ شرکین اور مرتد کا ایسے ہی شرح وقایہ۔ کنز۔ قاضی خان وغیرہ کتب فقہ
مین ہے۔ اب مین آپ حضرات سے پوچھتا ہون کہ ذبیحہ ان لوگون یعنی اہل شرک

ومرتد ومحرم وغیرہم کا کیون ذکر اللہ سے حلال نہوا جیسے انکا ذبیحہ حلال نہین ہے ایسے ہی نادر
غیر اللہ کا ذبیحہ بھی درست نہوا جس قاعدہ سے آپ تخصیص انکی کرینگے اوسی قاعدہ سے
ہم بھی تخصیص نادر لغیر اللہ کی کرینگے یہ تو بطور الزام کے جواب ہے تحقیقی جواب یہ ہے
کہ ذابح کو اہل ذکر اللہ کا ہونا شرط ہے محقق عینی بنایہ شرح ہدایہ مین فرماتے ہین وان
یکون الذابح ممن تحل ذبیحتہ الخ یعنی دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا
اون لوگون سے ہونا چاہیے جسکا مذبیح توحید کا ہے فی الجملہ ذابح کا اہل ذبح ہونا بھی
ایک شرط ہے اور ماتحن فیہ مین نادر لغیر اللہ اہل ذبح سے نرہا بوجہ مرتد اور کافر ہوجانے
تو اب اوسنے جو ذکر ذبیحہ پر کیا وہ لغو ہوا جیسے مرتد اور مجوسی اور وثنی کا فقط اس
تحقیق سے دو امر ثابت ہوئے اول یہ کہ ذبیحہ ہر ذاکر اللہ کا جائز نہین ہے - دوم یہ
کہ ذابح اہل ذبح سے ہو الحمد للہ کہ جواب اشتہار تصریح فقہاء سے ہوچکا ولہ الحمد

قول علماء رامپور نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ بچند وجہ موقوف نہین +

جواب افسوس کہ آپ لوگ حنفی ہین اور تصریحات فقہاء حنفیہ کے خلاف مسلک
اختیار کرتے ہین کیا آپ صاحب غیر مقلد ہین یا مجتہد اب اسبارہ مین تصریحات
فقہاء کا ملاحظہ فرمائیے - فتاوی عالمگیری مین ہے منہا ان یقصد بذکر اسم اللہ
تعظیمہ علی الخصوص ترجمہ شروط تسمیہ سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے ذکر سے
خاصکر اوسکی تعظیم مقصود ہو - اور بھی عالمگیری مین ہے وفی المشکل ذبح
عند مرای الضیف تعظیما لا یحل اکلھا وکذا عند قدوم الامیر او غیرہ
تعظیما ترجمہ کتاب مشکل مین ہے مہمان کو دیکھکر اوسکی تعظیم کے لئے ذبح کیا اوسکا
کھانا حلال نہین ہے اور ایسے ہی وقت آنے امیر یا اوسکے سوائے اوسکی تعظیم کے لئے
ذبح کیا حلال نہین - درمختار مین ہے ذبح لقدوم الامیر او نحوہ کواحد من العظماء
یحرم لانہ اھل بہ لغیر اللہ ولو وصلیتہ ذکر اسم اللہ تعالی ترجمہ امیر یا کسی

بڑے آدمی کے آنیکی جہت سے ذبح کیا تو یہ ذبیحہ حرام ہوگا کیونکہ اوس نے پکارا
اوپر اوسکے نام غیر اللہ کا لو وصلیہ ہو اگرچہ نام اللہ کا عند الذبح لیا ہو۔ فقط
ایسی ہی بحر الرائق غنائی فتاوی خان بصحطاوی۔ اشباہ۔ جامع۔ وغیرہا کتب فقہ مین
موجود ہے عبارات انکی اطالت کی جہت سے نہین نقل کی گئین تصریح فقہا سے یہ
سے معلوم ہوا کہ نیت تقرب الی اللہ کی ضرور ہے اگر دوسرے کے تقرب یا تعظیم کی
نیت کی تو ذبیحہ حرام ہوگا مانحن فیہ داخل ہوگا اب آپکے وجوہ
نظر کیجاتی ہے ۔ **قول علماء رامپور** اول یہ کہ دونون جگہ آیتون
مین لفظ ذکر موصول بعلی ارشاد فرمایا الخ ۔ **جواب** یہ وجہ مثبت آپ کے
مدعا کو نہین ہے اسوجہ کا مطلب تو اسقدر ہے کہ ان آیتون مین ذکر سے مراد
ذکر لسانی ہے نیت تقرب الی اللہ یا غیر اللہ سے اسوجہ کو کچھ علاقہ نہین ہے ایسی ہی
دوسری وجہ کو بھی ہم بھی تو یہی کہتے ہین کہ لفظ ذکر کا خاص موضوع واسطے معنی معلوم کے ہے
ان دو وجہ سے کوئی آپکا مدعا ثابت نہین ہوتا اور نہ انکو دعوے سے کچھ علاقہ
پھر یہ جملہ وجوہ خلاف تصریحات فقہا کے ہین جیسا کہ گذرا ۔ **قول علماء**
رامپور اور اوسپر زیادتی اخبار احاد سے جائز نہین چنانچہ کتب اصول اس سے
مملو ہین ۔ **جواب** یہ آیت باتفاق علماے حنفیہ مخصوص البعض ہے
ذبیحہ مجوسی مرتد مشرک وثنی کا خاص کیا گیا ہے ایسے انکا ذکر بھی خاص کیا گیا ہے
جبکہ یہ آیت مخصوص ٹھیری تو تخصیص اسکی خبر احاد سے جائز ہے چہ جائیکہ تخصیص
اسکی آیت ما ذبح علی النصب و ما اھل بہ لغیر اللہ سے کی گئی ہے ۔
قول علماء رامپور تیسرے یہ کہ اگر نیت تقرب الی اللہ پر علت ذبیحہ کے موقوف
تو لازم آتا ہے کہ ذبیحہ قصابون کا جو نیت تجارت ذبح کرتے ہین الخ ۔
جواب قصابون کی نیت مین تعظیم لغیر اللہ کی نہین ہوتی اور نہ وہ جانور کو

تعظیم غیر اللہ کے لئے حلال کرتے ہین ایسے ہی عوام بعد ذبح کے گوشتکو
جیسا یہ تو بعد ذبح کے انتفاع گوشت سے اوٹھاتے ہین وقت ذبح ذکر اللہ خالصاً تعظیماً
للہ کہتے ہین ہان اگر وہ بھی دوسرون کی تعظیم کے لیے کرین تو ذبیحہ اونکا بھی
حرام ہوگا جیساکہ درمختار وغیرہ کی عبارت سے ظاہر ہے **قول علماء رامپور**
پوچھتے ہین کہ فتاوی سراجیہ مین لکھا ہے الخ **جواب** فتاوای سراجیہ کا مطلب
یہ ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ اہل کتاب مسیح کو خدا جانتے ہین گویا کہ اونکے
عقیدہ مین وہی خدا ہے اگر کسی نصرانی نے اللہ کا نام لیا اور مراد اوس سے
اوس نے مسیح کو لیا تو اوسکا ذبیحہ حلال ہوگا کیونکہ اوس نے اپنے عقیدہ مین غیر خدا کی
تعظیم نہین کی اور نہ غیر خدا کو مراد لیا اور اوسکی مراد سے ہمکو کچھ مطلب نہین ہے ہان
جب وہ غیر پر نام مسیح کا لیگا تو حلال نہوگا اور بعض کے نزدیک اسطرح بھی حلال ہوجاویگا
بخلاف مسلمان کے کہ وہ اللہ کا جز کسیکو نہین جانتے ذبیحہ اہل کتاب اور اہل اسلام مین
فرق ہے فافہم **قول علماء رامپور** تفسیر کبیر مین ہے انما کفینا انفسنا
الخ **جواب** اس عبارت تفسیر کبیر سے آپکے مدعا کو کیا علاقہ یہ تو عطا بخول
وغیرہ کے قول کا صاحب تفسیر کبیر نے جواب دیا ہے اونکے استدلال کی وجہ ثالث یہ تھی
ان النصرانی اذا سمی اللہ تعالی وانما یرید بہ المسیح الخ عطا کا مطلب اس وجہ سے
یہ ہے کہ جب نصرانی اللہ کا نام لیتا ہے تو اس سے بھی مسیح اونکی مراد ہوتی ہے اوسکا
جواب صاحب تفسیر کبیر نے یہ دیا کہ جب نصرانی نے ظاہرا نام اللہ کا وقت ذبح کے لیا تو
ہمکو اوسکے باطن کا حال کیسے معلوم ہوسکیگا کہ مراد اس سے اسکی کیا ہے ہم تو ظاہر کی تکلیف
دیے گئے ہین اے جناب یہان کہنا تو اوس ذبیحہ مین ہے کہ ایک نام کے مسلمان نے
ایک جانور غیر اللہ کی نذر کیا اور تقرب غیر پر اسکو حلال کیا اسکے بارے مین تفسیر کبیر مین
واضح طور سے مسئلہ موجود ہے جناب تفسیر کبیر جلد ثانی مین ہے قال العلماء علی ان

مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحہا الی غیر اللہ صار مرتدا او ذبیحتہ ذبیحۃ
مرتد وھذا الحکم فی غیر ذبائح اھل الکتاب **ترجمہ** علماء نے کہا کہ اگر کسی
مسلمان نے کوئی جانور حلال کیا اور قصد ذبح سے غیر اللہ کا کیا تو وہ مسلمان مرتد ہو جائیگا
اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا ٹھیریگا یہ حکم غیر ذبایح اہل کتاب مین ہے - کہتے ہین جناب نکیر
جس سے آپنے استدلال کیا تھا اوسمین مسئلہ متنازعہ فیہا کا فیصلہ موجود ہے عبارت
تفسیر کبیر سے دو امر معلوم ہوتے اول یہ کہ جو جانور بقصد غیر اللہ ذبح کیا جاوے
حرام ہے دوم حلال کنندہ مرتد ہے افسوس کہ جس عبارت کو آپنے نقل کیا ہے
اوسکے چار ورق قبل یہ عبارت موجود ہے اور آپکو نہ سوجھی حفظت شیئا
وغابت عنک اشیاء - ❊ **قول علماء رامپور** ہدایہ مین ہے ولا باس
ان یذکر موصولا علی وجہ العطف الخ ❊ **جواب** صورت ثانیہ تو آپ کے
کچھ مفید نہین رہی صورت ثالثہ سے بھی ماتحن فیہ کو کوئی علاقہ نہین کیونکہ یہان
گفتگو اوس جانور مین ہے جو نذر غیر اللہ مانا ہو اور تقرب غیر اللہ مطلوب ہو صورت
ثالثہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی نے ذبح کے وقت دوسرے کا نام قبل یا بعد
تو کچھ مضائقہ نہین اسکا مطلب یہ نہین کہ قبل دوسرے کے نام سے مشتہر ہو اور تقرب
غیر اللہ بھی مطلوب ہو - غرض ہدایہ کی عبارت سے استدلال کرنا سوائے جہالت کے
اور کیا کہا جاوے اسی ہدایہ کے مطلب پر توجہ نہ کرنے سے ملا جیون صاحب سے غلطی
ہوئی کما حققہ مولانا المحدث شاہ عبد العزیز الدہلوی - حاصل کلام کا یہ ہے کہ
ہدایہ کی عبارت نقل کرنا محض بے فائدہ ہے - **قول علماء رامپور**
اور وہ بکرہ ما اھل بہ لغیر اللہ مین داخل نہین اسواسطے کہ معنی اہلال کے رفع
الصوت کے ہین الخ ❊ **جواب** وہ بکرہ بیشک وشبہ ما اہل بہ لغیر اللہ کی تحت مین
داخل ہے کیونکہ جب ناذر نے غیر کی نیاز اوس بکرہ کو ٹھیرا اور اوسپر غیر کا نام لیا اور کہا

کہ یہ بکرہ فلان بزرگ کی نذر ہے اور اس سے تقرب فلان غوث ولی کا مطلوب ہے
تو اوسیوقت ما اہل بہ لغیر اللہ کے تحت مین حسب معنی آپ کے داخل ہوگیا اسیوجہ سے
درمختار فتاوی عالمگیری بحر الرائق فتاوی قاضی خان وغیرہ مین اوس جانور کو جو
قبر و مسامیر کے لئے ذبح کیا جاتا ہے اگرچہ نام اللہ کا لیا ہو اہل اللہ بہ لغیر اللہ مین داخل کیا
ہے افسوس کہ آپ حنفی بنتے ہین اور کتب فقہ کیطرف توجہ نہین کرتے اور اہلال کے
معنی جو آپنے نقل کئے وہ مسلم ہین اوس سے ہمارا مقصود ثابت ہے کہ جب کسی
مسلمان نے پیر فقیر ولی غوث کے نام پر بکرہ پالا اور کہا کہ یہ بکرہ فلان بزرگ کی نذر ہے
تو وما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل ہوگیا اور فاعل اوسکا مرتد ہوا اب وقت ذبح اسم اللہ
لے یا نہ لے کچھ مفید نہین ہے **قول علماء رامپور** اور رفع الصوت عند الذبح
معتبر ہے الخ ٭ **جواب** یہ قید آپکی ایجادی ہے مخالف کتب فقہ و تصریح فقہاء
کے ہے کما مر ٭ **قول علماء رامپور** تفسیر احمدی مین اسی قول کی ذیل مین
ہے الخ ٭ **جواب** مولف تفسیر احمدی سے غلطی ہوئی ہدایہ کے مطلب کا خیال نکیا
چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب نے اوسکی غلطی کی مفصل بحث کی ہے - پھر منہیہ مین
خود ہی اسکا رد بھی صاحب تفسیر احمدی نے کر دیا ہے اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کی جو
عبارت آپنے جس کتاب سے نقل کی ہے یہ کوئی کتاب اونکی مشہور نہین پہلے یہ آپ ثابت کرین کہ
یہ مولوی محمد اسمعیل صاحب کی کتاب ہے - پھر اس عبارت کا مطلب تو یہ ہے
کہ اگر کسی نے طعام کی نذر مانی - طعام یا نفس گوشت مول لیکر پکانے مین کلام نہین
ہے اور نہ اوس جانور مین جو کسی مسلمان نے اوسکو اپنا مملوک کر کے تقرب الی اللہ کی
نیت سے ذبح کیا یہان تو نیت بدل گئی آپ اس مسئلہ مین قول امام صاحب کا
کیون نہین نقل کرتے اور عبارت فقہیہ کی طرف کیون نہین متوجہ ہوتے عبارت
تفسیر کبیر شاہ پوری وغیرہما کو کیون نہین دیکھتے ایرے غیرے کے پیچھے کیون پڑتے ہین

ایسی حضرت نادر لغیر اللہ تو بوجہ نذر مرتد ہو گیا اب وہ اہل ہوا ذکر اللہ کا نہیں رہا وہ جیسا اور کافر بیحد مرتد کا ہے کما قال الامام فی التفسیر الکبیر۔ ھذا اخر ما اردنا ایرادہ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین فقط

الراقم العاجز

محمد سعید مہتمم و مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس و اڈیٹر نصرۃ السنہ و مالک مطبع سعید المطابع۔ از بنارس محلہ دار انگر ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۰۸ ہجری۔

جواب شش تہمار حکیم حسن محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد احقر عباد اللہ الاحد نور محمد بخدمت برادران اہل اسلام گذارش کرتا ہے کہ اس زمانہ پرفتن میں کہ دین رخصت ہوا جاتا ہے جہال نے عجب طرح کا فتنہ برپا کر رکھا ہے اپنی روٹیوں کے لئے خلق اللہ کو گمراہ کر رکھا ہے اصل حال یہ ہے کہ اندرون حکیم حسن محمد خان صاحب کا ایک اشتہار شائع ہوا ہے جسکے دیکھنے سے عجب شان باری کا نظر آتی ہے کہ حکیم صاحب کو دعوی تو حنفی ہونے کا ہے مگر حنفیت سے کوسوں بھاگتے ہیں درمختار فتاوے قاضی خان طحطاوی فتاوے حامدیہ عالمگیری وغیرہ میں تصریح حرمت ماہل بہ لغیر اللہ کی موجود ہے مگر ہمارے بھائی حنفی کتب فقہ کیطرف مراجعت نہیں کرتے اب ذرا بعض اقوال حکیم صاحب کا جواب سنئے۔

قول حکیم صاحب جس جانور کو حلال کیا ہو ساتھ نام اللہ یعنی بسم اللہ اکبر کہکے

[illegible]

جیسے قدوم امیر یا نذر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اوس بکرے مین نہین لیگئی ہے تو وہ حلال ہے گوشت اوسکا پاک ورنہ حرام ناپاک جیسا کہ درمختار عالمگیری قاضی خان وغیرہ مین صاف موجود ہے عبارات ان کتب کی اصل رسالہ مولانا محمد سعید صاحب نے جواب مین اشتہار علماء رامپور کے نقل کی ہین - اب یا تو آپ حنفی بنکر اون عبارات کو تسلیم فرمائے ورنہ غیر مقلدی کا اشتہار دیجئے ۔ **قول حکیم صاحب** اور شان نزول یعنی سبب نازل ہونے آیت شریفہ کا کیا ہے کہ کفار ذبح کرتے وقت نام لیتے تھے اپنے بتوں کا الخ ۔ **جواب** شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم عام ہے حکیم صاحب یہ مسئلہ اصول کا مسلمہ ہے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد کما فی التوضیح والمسلم جناب حکیم صاحب آپ تو بحث وفکر وہ ملاحظہ فرمائے آپکو فرصت کہان کہ مسائل دقیقہ اصول مین بحث فرمائے وما اہل بہ لغیر اللہ کا جو مصداق ہوگا سب حرام نجس ٹھیریگا **قول حکیم صاحب** اب کوئی احمق کہے کہ حضرت پیر کی یا کوئی اور ولی اللہ یا نبی اللہ کی نیاز کا بکرہ حرام ہے تو کیا ذبح کرتے وقت باسم عبد القادر یا باسم محمد رسول اللہ کہتے ہین الخ **جواب** اجی حکیم صاحب جبکہ کسی نے غیر اللہ کی نذر کا بکرہ معین کیا اور ذبح کے وقت تک اوسی عقیدہ نذر پہ قائم رہا تو وہ بکرہ حرام ہوگیا فاعل اوسکا مرتد ہوا اب ذکر اللہ کیا فائدہ دیگا جیسے مرتد یا مجوسی یا محرم نے بکرہ باسم اللہ حلال کیا تو ذکر اللہ کیا نفع دیگا ایسے ہی اس مقام پہ سمجھ لیجئے ۔ **قول حکیم صاحب** قصابون کے بکرے اور گایان اور قربانی کے بکرے اور گائین سب حرام ہوجاتی ہین الخ ۔

جواب افسوس ہے حکیم صاحب آپکی سمجھ پہ قصابون کی نیت وقت ذبح تقرب غیر اللہ کی نہین ہوتی اور وہ تو خالصا للہ کے لیے ذبح کرتے ہین گو اونکی نیت مین یہ ہے کہ اسکے گوشت کو فروخت کرڈالینگے ایسے ہی قربانی کرنیوالونکی نیت خالصا للہ کے لئے اور نیت تقرب اللہ کی ہوتی ہے خدا جانے یہ بات آپنے کیسے کہی اور جو اپنے

عقیقہ کے بارے مین لکھا ہے عقیقہ مین یہ کہا جاتا ہے کہ فلان کی طرف سے ہے نہ یہ کہ فلان کی نذر نیاز ہے یا تقرب لڑکے کا مقصود ہو ذبح فقط اللہ کے تقرب کے لئے حکم رسول اللہ صلعم سے کہا جاتا ہے بحث تو تقرب اور غیر تقرب مین ہے نہ کسیکی جانب سے حلال کرنیکی گرفہم بہ نصیب اعداء ہے معلوم نہین آپ طلب کس فہم پر کرتے ہین۔ **قول حکیم صاحب** چار سو تفسیرون مین اسی طرح معنی ہون سوائے چار تفسیرون کے **جواب** اے جناب جب آپ خیالی گلگلے پکاتے ہین تو گڑ کا کیون بیٹھا ڈالتے ہین جب غلط حوالہ دینا ہے تو چار سو تفسیر کا کیون نام لیتے ہین چار ہزار کیون نہین کہتے ہین اجی حکیم صاحب یہ مبالغے رہنے دیجیے آپ سے اگر کوئی پوچھے کہ پچاس تفسیرون کی عبارت نقل کردیجیو جس مین تفسیر کی ہی ہی جسمین نذر و نیاز کا بکرا حلال لکھا ہو ورنہ ایسے دعووں سے باز آئیے جناب من سوائے تفسیر احمدی کے جسکے مولف سے غلطی ہوئی کسی مین نہین ہے کہ بکرہ نذر و نیاز کا حلال ہے بلکہ جو جانور تقرب بغیر اللہ کے لئے حلال کیا جاوے اوسکی حرمت کی تصریح تفسیر کبیر نیشاپوری قرطبی ابن کثیر عزیزی وغیرہ مین موجود ہے اور کوئی بات آپکی اس قابل نہین جسکا جواب دیا جاوے مفصل جواب رسالے وجواب اشتہار علماء رامپور مین ملاحظہ فرمائیے ٭

التماس

نور محمد حنفی نقشبندی مجددی احمدی اویسی از دمن خورد ضلع سورت